اصغر کو لے کے جب چلے سُلطانِ کربلا

اصغر کو لے کے جب چلے سُلطانِ کربلا
دامن عبا کا شاہ نے اُس کو اُڑھا دِیا
بیٹے کا ماتھا چُوم کے مادر نے یوں کہا
اے لال میرے جا تیرا حافظ ہے اَب خُدا

ہاں رن سے لَوٹ کر میری جاں جَلد آئیو
پھر آ کے ماں کو چاند سی صورت دِکھائیو

ہاتھوں پہ اُس کو لے کے جو نِکلے شہِ ہُدیٰ
آپس میں سب یہ کہنے لگی فوجِ اسقِیا
قرآن لا رہے ہیں شہنشاہِ کربلا
شاید حسین چاہتے ہیں ہم سے یہ فیصلہ

اَب دیر کیا ہے بھوکے پیاسے کو مار لو
جلدی کرو نبی کے نواسے کو مار لو

اعدا سے پھر یہ کہنے لگے شاہِ خوش خِصال
لے کر تُمہارے پاس میں آیا ہوں اِک سُوال
پیاسا ہے تین روز سے یہ میرا نَو نِہال
اِس بے زُباں کا کُچھ تو تُمھیں چاہئیے خیال
دیتا ہوں تُم کو ساقیِٔ کوثر کا واسطہ
پانی پِلا دو اِس کو پیمبر کا واسطہ

یہ بات سُن کے ہنسنے لگے اَشقیا تمام
بیٹے سے تب یہ شاہِ اُمم نے کِیا کلام
آتا نہیں یقیں اِنہیں اے میرے لالہ فام
تُم بھی تو اَپنی پیاس کی حُجّت کرو تمام
سُوکھی زُباں نِکال کے اَپنی دِکھاؤ تُم
پیاسا ہوں تین دِن سے اِنہیں یہ بتاؤ تُم

گھبرا گیا یہ حال دلِ سَعَد دیکھ کر
یہ حُرملہ سے کہنے لگا تب وہ کینہ ور
کیوں دیکھتا ہے، فوج میں کیسا ہے شور و شَر
بچّے کو کر تمام ابھی تیر مار کر
اِس وقت تُو جو شاہِ اُمم کو رُلائے گا
جاکر اَمیرِشام سے اِنعام پائے گا

روئیں گے اِس بیان کو سُن کر جوان و پیر
کہنے لگا حسین سے وہ ظالِم شریر
میں جانتا ہوں پیاس سے بے تاب ہے صغیر
یہ کہہ کے حُرملہ نے چڑھایا کماں میں تیر
خوں بہِ گیا گلے سے اُس نُورِ عین کا
بچّے کا حلق چِھد گیا، بازو حسین کا

بولے حسین ظالموں یہ تُم نے کیا کِیا
کیا خوب میرے بچّے کو پانی پِلا دِیا
معصوم بے زُباں تھا یہ اُس کی تھی کیا خطا
ظُلم و ستم یہ کون سے مذہب میں ہے رواں
آلِ نبی کا آج جو تُم خوں بہاؤ گے
محشر کے دِن رسول کو کیا مُنھ دِکھاؤ گے

رو رو کے پھر یہ شاہِ اُمم نے کِیا خطاب
بیٹا میں تُم کو خیمے سے لایا تھا بہرِ آب
اصغر تُمہاری ماں کو میں اب دُوں گا کیا جواب
منّت کوئی بڑھانے نہ پائی وہ دِل کباب
اَفسوس ہے یہ کہہ نہ سکے کُچھ زُبان سے
کھا کر گلے پہ تیر سِدھارے جہان سے

مقتل کی سمت روتے چلے شاہِ کربلا
ننھی سی قبر کھود کے اصغر کو رکھ دِیا
لاشے کے پاس آکے یہ اکبر کو دی صدا
بیٹا تیرے حوالے ہے یہ میرا مہِ لقا
ایذا نہ کوئی پہنچے میرے خوش خِصال کو
تیرے سُپُرد کرتا ہوں بانو کے لال کو

اصغر کو دفن کر کے جو آئے شہِ اَنام
بانو نے تب یہ شاہِ اُمم سے کِیا کلام
بچّے کو چھوڑ آئے کہاں آپ یا اِمام
آنسو بہا کے کہنے لگے شاہِ نیک نام
بانو تمہارا ہنسلیوں والا گُذر گیا
گردن پہ تیر کھاتے ہی معصوم مَر گیا

دامن پکڑ کے بالی سکینہ نے یوں کہا
بابا بتایئے میرا بھائی کہاں گیا
بولے حسین جانبِ مُلکِ بقا گیا
بِسمِلؔ بیاں میں کیسے کروں غم کا ماجرا

حور و ملک بھی روتے ہیں یہ غم کا جوش تھا
بے شیر کے الم میں کسی کو نہ ہوش تھا